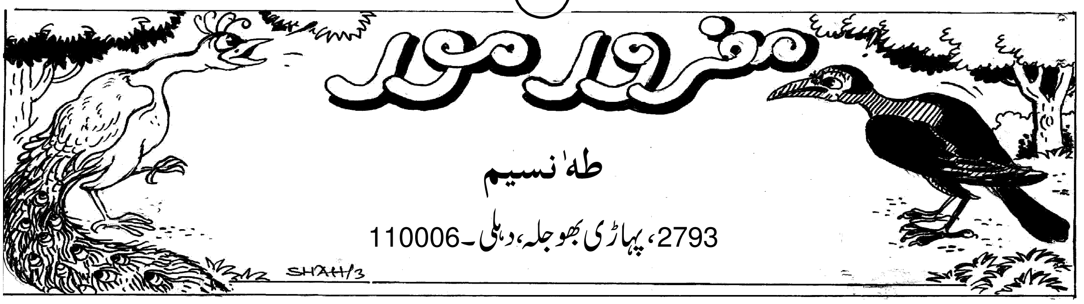

مغرور مور

طہٰ نسیم
2793، پہاڑی بھوجلہ، دہلی۔110006

گنگا کے کنارے پھلوں کا بہت بڑا باغ تھا اس باغ میں ہزاروں پرندے رہتے تھے۔ ان پرندوں میں سب سے خوبصورت مور تھا۔ جب برسات ہوتی اور آسمان پر کالی گھٹائیں چھاتیں تو مور اپنے پنکھ پھیلا کر خوب ناچتا اس وقت اس کی خوبصورتی دوبالا ہو جاتی۔ سبھی جانور اس کے خوبصورت پروں اور ناچ کی تعریف کرتے۔ اپنی تعریف سن سن کر مور مغرور ہو گیا۔ اس نے سوچا میں اس قدر خوبصورت ہوں تو مجھے پرندوں کا سردار ہونا چاہیے اور میرا تعلق صرف خوبصورت اور طاقتور پرندوں سے ہی ہونا چاہیے۔

مور اتنا گھمنڈی ہو گیا کہ اس نے دوسرے پرندوں سے ملنا جلنا بھی بند کر دیا ہر وقت وہ اپنے عکس کو پانی میں دیکھتا اور خوش ہوتا کہ قدرت نے مجھے کس قدر حسین بنایا ہے۔ ایک دن وہ دانہ کھا رہا تھا کہ ایک کوّا ابھی آکر وہاں دانہ کھانے لگا۔ مور نے برا سا منہ بنا کر کہا: "اے کالے کلوٹے بھدّی آواز والے پرندے" تو دیکھ نہیں رہا کہ میں باغ کا سب سے خوبصورت پرندہ ہوں اور تو میرے کھانے میں منہ ڈال کر گندا کر رہا ہے۔"

کوّے نے کہا: "بھائی مور" اس دانے پر کسی کا نام نہیں لکھا جس نے بھی باغ میں دانہ ڈالا ہے وہ سب کے لیے ہے۔ اور ہمیں بنانے والا تو اللہ ہے اس نے تمھیں رنگین پر دیے ہیں اور مجھے ایک ہی رنگ دیا ہے۔ اس میں خالق کائنات کی بھی کوئی مصلحت ہے۔"

مور نے تیوری چڑھا کر کہا: "ذرا خود کو دیکھ تو باغ میں درختوں سے گرے سڑے گلے پھل کھاتا ہے۔ مرے ہوئے جانور تک کھا جاتا ہے جب کہ میں صاف ستھری چیزیں کھاتا ہوں۔"

کوّے نے کہا: "خدا نے مجھے اور میری برادری کو باغات کی صفائی کے لیے ہی بنالیا ہے۔ ہم سڑے گلے پھل اور گوشت کھا کر ماحول کو صاف کرتے ہیں اور تم جیسے خوبصورت پرندوں کو بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ تم بتاؤ تو دوسروں کے لیے کیا کرتے ہو؟

مور سے کوئی جواب نہیں دیا گیا اور وہ اکڑ کر دوسری جانب چل دیا۔

کچھ دن بعد کسی شکاری نے جنگل میں جال

لگایا اور وہاں تازہ مکئی کے دانے ڈال دیے۔ تازہ تازہ مکئی دیکھ کر مور کے منہ میں پانی آ گیا اور وہ جلدی جلدی مکئی چگنے لگا۔ اتنی دیر میں کوّا ابھی وہاں آ گیا اور اس نے بھی دانوں پر چونچ مارنی شروع کر دی۔ ابھی ان دونوں نے چند دانے ہی کھائے تھے کہ انھیں احساس ہوا وہ دونوں جال میں پھنس چکے ہیں۔ دونوں نے جال سے نکلنے

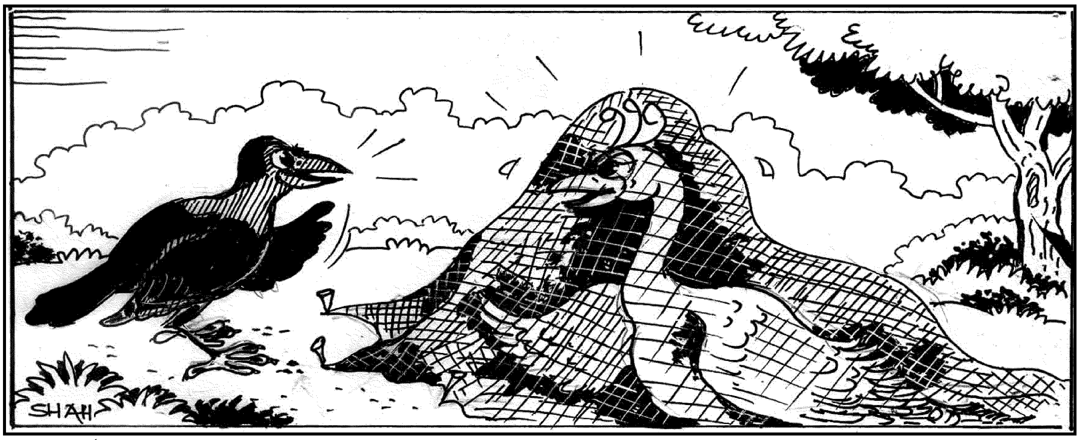

کے لیے پر پھڑپھڑائے تو اور الجھ گئے۔ کوّے نے فوراً اپنے ساتھیوں کو مدد کے لیے پکارا اور مور نے بھی اپنے خاندان والوں کو۔ کوّے کی پکار سن کر سیکڑوں کوّے جمع ہو گئے اور انھوں نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا سبھی کوّوں نے مل کر اپنے ساتھی کو نکال لیا لیکن مغرور مور کا کوئی بھی ساتھی اس کی مدد کو نہیں آیا۔

کوّے نے جال سے نکل کر مور سے کہا دیکھا مور اپنے گھمنڈ کا نتیجہ، حالانکہ میں ایک کالا کلوٹا بے سرا پرندہ ہوں لیکن میری قوم میں اتحاد ہے۔ میری ایک آواز پر میرے سبھی ساتھی اکٹھے ہو گئے اور انھوں نے مجھے اس مصیبت سے نکال لیا لیکن تمھارے سبھی ساتھی اکٹھے ہو گئے اور انھوں نے مجھے اس مصیبت سے نکال لیا لیکن تمھارے سبھی ساتھی تمھاری طرح مغرور ہیں۔ وہ سب اتنے خود غرض ہیں کہ تمھیں اس مصیبت سے نکالنے کے لیے کوئی بھی نہیں آیا۔ اب بتاؤ اچھا کون ہے تم یا ہم؟''

مور نے یہ سنا تو اسے بہت شرمندگی ہوئی اور اس نے اپنے روّیے کے لیے کوّے سے معافی مانگی اور آئندہ کسی بھی پرندے کو حقیر نہ سمجھنے کا وعدہ کیا۔

کوّوں نے مل کر مور کو بھی جال سے نکال دیا۔ مور نے کوّوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا اب سمجھ میں آیا خوبصورت یا اعلیٰ نسب ہونا نہیں بلکہ اپنوں کی مدد کرنے کا جذبہ اور اتحاد ہی اصل حسن ہے۔

○○

○○